شَوچ

شَوچ (پوترتا، صفائی، طہارت) دو طرح کی ہوتی ہے

۱۔ باہیہ (بیرونی، ظاہری) جل اور مٹّی سے جسم کی شُدھی کرنا
۲۔ آبھینتر (بھیتری، اندرونی، اترک)۔ وشیوں میں دوش دکھا کر من کو راگ، دویش سے پاک کرنا۔

جس کا انتہ کرن پوتر ہو اس کا باہر کا کاریہ بھی پوتر ہوتا ہے۔
پانی سے جسمانی صفائی ہوتی ہے۔ سچائی سے من صاف ہوتا ہے، وِدیا اور اہنسا سے آتما کی شُدھی ہوتی ہے۔

ہنسا

ہنسا (ہمسا)

کسی جیو کا مارنا یا ستانا من سے بانی سے کرم سے یہ جیو ہنسا ہے

۱. کسی کو گالی نکالنا ، اس کی ہتک کرنا ۔ اس کے کام میں وگھن ڈالنے کے لیے اس کی چغلی کھا کر اس کا کام بگاڑنا —— جھوٹی گواہی دینا —— یہ بانی کی جیو ہنسا ہے ۔

۲. کسی کا بُرا چاہنا من کی جیو ہنسا ہے

۳. کسی کو اپنے ہاتھ سے مارنا کسی کی چیز زبردستی اُٹھا لینا ۔ چوری کرنا ۔ قتل کرنا یہ کرم کی جیو ہنسا ہے

گیان اندریہ

پانچ گیان اندریہ (اندریاں) (اندری) (حواسِ خمسہ) حواسِ علمی : آنکھ، کان، زبان، ناک، تُوچا (پوست، کھال، چمڑا)

کرم اندریہ

پانچ کرم اندریہ (اندری) (قوائے حرکت، قوتِ افعالی) قوائے محرکہ۔ ادرک کے آلاتِ حواس: ہاتھ، پاؤں، قدم، اُپستھ (لنگ اور یونی پیڑو)، گدا (مقعد)، بانی (گردن)

تُوچا جو سپرش اندری ہے، یہ سب میں بیاپی ہوئی (شامل) ہے۔

اندریوں کا نرودھ کر لینے سے (اچھی طرح قابو پا لینے سے) انسان کام، کرودھ، بھئے، لوبھ، درودھ (دشمنی) اور مِتھیا (اَسَت) کا تیاگ کر سکتا ہے۔

جو آدمی اس پانچ بھوتوں سے نبے ستھول شریر کا ابھیمان تیاگ دیتا ہے۔ اپنے آپ کو اس سے بالکل جدا جان جاتا ہے وہی ہردے آکاش میں پُر برھم کا ساکھشاتکار کر سکتا ہے۔ جیسے ایک دیپک سے سینکڑوں دیپک جلائے جاتے ہیں ویسے ہی صرف ایک برھم کے پربھاو سے یوگیوں کے ہردے میں بہت طرح کے رُوپ پرکاشت ہوتے ہیں جیو نرگن اور دیہہ رہت ہے۔ بھومر (بھونرا) جس طرح پھول کے اوپر اس کے اندر شہد کو دیکھتا ہے۔ اس طرح یوگی شروَن اور منن وغیرہ کے ذریعے جسم میں براجمان آتما کو پرتھک (جداگانہ۔ علاحدہ) بھاو سے جسم سے بھِنّ (الگ) دیکھتے ہیں۔

شبد، سپرش، رُوپ، رس اور گندھ یہ پانچ وشے ہیں
اندریوں کو اپنے اپنے وشیوں سے چُپ کرانے کا نام شَون ہے
کانوں سے آواز، چمڑے سے سپرش، آنکھوں سے رُوپ، زبان سے رس اور ناک سے گندھ کا گیان ہوتا ہے۔

نیتروں (آنکھوں) کا آہار (طعام) رُوپ دیکھنا

ناسکا (ناک) کا آہار بُو سونگھنا

جیبھا (زبان) کا آہار سواد لینا

کان کا آہار شبد سُننا

توچا سپرش اِندری (پوست، چرم) کا آہار وشتر پہننا

باصرہ = چکشو

سامعہ = شروتر

لامسہ = توَچ

ذائقہ = رَسنا

شامہ = گھران

جیبھا میں دو گُن ہیں۔ ذائقہ چکھنا اس کا گیان گُن، اور بولنا کرم گُن لِنگ (عضوِ تناسل) میں دو گُن ہیں استری سمبھوگ گیان گُن۔ لنگ یعنی پیشاب کرنا کرم گُن

اندریوں اور وشیوں میں من وِیاپک ہوتا ہے۔ اسے گیان کرم اندریہ کہتے ہیں،

دس[۱۰] اندریاں، پانچ وشے[۵] اور من[۱] یہ سولہ[۱۶] دیوتا سوروپ ہیں،

رس جل کا، گندھ پرتھوی کا، شبد آکاش کا، رُوپ تیج (اگنی) کا، سپرش وایو کا یعنی بُدھی کا اور بُدھی آتما کا گُن ہے

ان نو دروازوں اور شبد وغیرہ گُنوں والے پرم پوتر پُور (شہر، گاؤں) میں نواس کرکے آتما آرام کرتا ہے اس لئے وہ پُرش کہلاتا ہے۔ وہ اُجر، اَمر، وِکیت، اَوِ یکت، سرب وِیاپی، نرگُن، سوکھشم، اور سب پرانیوں کے گُنوں کا آشرہ ہے،

نو دروازوں والا شہر ہمارا یہ جسم ہے

دو[۲] آنکھیں، دو[۲] کان، دو[۲] ناک کے سوراخ، ایک[۱] منہ، یہ سات سر کے دروازے ہیں۔ مل سوتر (بول وبراز) تیاگنے کے نیچے کے دو دروازے (مقعد فرج) اس کو برہم پوری، اندر پوری اور دیو پوری بھی کہتے ہیں۔

وِشیوں اور اِندریوں کے ملاپ کو ماترا سپرش کہتے ہیں۔

جس طرح ہمارا باپ پرجاپتی تمام برھمانڈ (کائنات) میں راج کرتا ہے، ہم بھی اس کے بچے ہیں۔ اس مختصر پنڈ (بدن) میں راج کرتے ہیں۔

اہنکار، پانچ گیان اور پانچ کرم اندریوں، اور پانچ وشیوں کے مجموعے کا نام گُن وِبھاگ ہے۔ اور ان کی باہمی چیشٹاؤں کا نام کرم وِبھاگ ہے پنچ مہا بھوت آکاش وایو، اگنی، جل، پرتھوی کے شبد، سپرش، رُوپ رس، گندھ پانچ کاریہ ہیں۔

بُدھی، اہنکار، من، کان، چمڑا، زبان، آنکھ، ناک، واک، ہاتھ، پاؤں، اپستھ اور گدا ان تیرہ کا نام کرن ہے۔

ان اندریوں کے وشیوں یعنی دیکھنے، سننے، کھانے، پینے، سونگھنے اور چھونے وغیرہ سے آتما کو سکھ دکھ ملتا ہے۔ انسان، رُوپ (شکل)، رس (ذائقہ)، گندھ (بُو)، سپرش (اسپرس۔لمس) اور شبد (آواز) پنچ تن ماتر ان پانچوں کا نام وشیش ہے۔

—— بھوگیہ وشیوں میں سے کسی ایک کا سواد لے کر راگ دویش کے بس میں ہو جاتا ہے۔

وشے آنے جانے والے ہیں۔ ان کی وجہ سے خوشی یا رنج نہیں کرنا چاہیے بلکہ ان کو خواب کی طرح سمجھ کر برداشت کرنے ہی میں بدھیمانی ہے

جو شانت چت اور نِروِکار ہوکر اندریوں کو آتما کے بس میں کر کے وشیوں میں

نہ پھنس کر ان کا بھوگ کرتا ہے وہ بہت جلد مکت ہو جاتا ہے۔

رس رُوپ وغیرہ وشیوں میں پھنسی ہوئی، مشکل سے قابو میں آنے والی اندریوں کو بس میں کیے بنا آتم درشن ہونا ناممکن ہے۔ آتم گیان سے بڑھ کر دوسرا گیان نہیں ہے۔

پنچ (پانچ) بھوت (پنچ تتوہ۔ عناصرِ بسیط۔ عناصر (جواہر) خمسہ

زمین	آگ	آکاش	پانی	ہوا
خاک	آتش	آسمان	آب	باد

پانچ طرح سے جیووں کے جسم میں رہتے ہیں۔

۱۔ پرتھوی ۱ ۲ ۳ ۴
ترچا، مانس، ہڈی، مجا (گودا، مغز، استخوان)

۵
اور سنایو (پٹھا، رگ) رُوپ سے۔

۲۔ تیج (اگنی)

کرودھ، چکھشو (نگاہ)، اُشما (حرارت۔ دھوپ) اور جَھٹر اگنی (جھٹر۔ پیٹ۔ پیٹ کی وہ حرارت جس سے کھانا ہضم ہوتا ہے۔ قوتِ ہاضمہ) رُوپ سے

۳۔ آکاش

کان، ناک، منہ، پردے اور کوشٹھ (کوٹھا۔ پیٹ کا اندرونی حصّہ) رُوپ سے

۴۔ جل

کف، پت، پسینہ، رس اور رکت (خون) رُوپ سے

۵۔ وایو پنچ پران

پران، دیان، اپان، اُدان، اور سمان رُوپ سے

پران کی موت ہوتے ہی اس کا جسم آکاش، وایو، اگنی، جل اور پرتھوی میں مل جاتا ہے اور سب اندریاں اپنے اپنے تتو میں جا ملتی ہیں۔ کان آکاش کے گُن شبد کو، ناک پرتھوی کے گُن گندھ کو۔ آنکھ، تیج (گرمی) کے گُن رُوپ کو۔

زبان جل کے گُن رس کو، اور تُوچا وایو کے گُن سپرش کو دھارن کرتا ہے

۱۔ پرتھوی کے پانچ گُن ہیں۔

گندھ، رس، روپ، سپرش، اور شبد

گندھ نو طرح کی ہے

اشٹ، انشٹ، مدھر، کٹو، اگر، وچتر، سنگدھ (چکنی چرب۔ روغنی)، رُوکھش (روکھی) اور وشُدھ (پاک۔ بے عیب۔ نمایاں۔ دلکش)

(گندھ کی دس قسمیں ہیں۔ سکھدائی، دکھدائی، مدھر میٹھی)، اَمل (کھٹی) چرپری۔ کڑوی۔ دُور تک جانے والی۔ مل جُل، چکنی، روکھی، وشد (وسیع)

پرتھوی میں ملنے سے ہی جل اور وایو گندھ والے ہوتے ہیں۔ گندھ ان کا گُن نہیں ہے پرتھوی (پرتھ، پھیلاؤ، خاک، ٹھوس، منجمد مادہ) وہ جوہر ہے۔ جو رُوپ (صورت)، رس (ذائقہ)، گندھ (بُو) اور سپرش (لمس) رکھتا ہو۔ مگر اس میں رُوپ اگنی (آتش) کی آمیزش سے ہے۔ رس جل (پانی) کی آمیزش سے، اور سپرش وایو (باد، ہوا) کی آمیزش سے۔ پرتھوی میں گندھ کی صفت طبعی ہے۔

۲۔ جل میں چار گُن ہیں۔

رس [۱]، رُوپ [۲]، سپرش [۳] اور شبد [۴]

رس چھ طرح کا ہوتا ہے (شڈرس، کھٹ رس = چھ طرح کا ذائقہ)

میٹھا [۱]، نمکین (کھاری) [۲] تیز [۳]، کسیلا [۴] کھٹا [۵]، کرارا (کڑوا) [۶]

۔ جل وہ مائعی (بہنے والا) اور رقیق جوہر جو رُوپ، رس اور سپرش والا ہے۔ اس میں رس جل کی طبعی صفت ہے اور رُوپ اور سپرش اگنی اور وایو کی آمیزش سے پائے جاتے ہیں۔

۳۔ تیج، اگنی (گرمی۔ آگ) میں تین گُن ہیں۔

شبد [۱]، سپرش [۲] اور رُوپ [۳]

تیج کے پربھاؤ کے سولہ رُوپ دیکھے جا سکتے ہیں۔

ہرشوہ (چھوٹا) [۱]، دیرگھ (لمبا) [۲]، ستھول (موٹا) [۳]، کرش (پتلا، کمزور) [۴]، کون (چوکون) [۵]

ورتل (گول۔ مدوّر) [۶]، شکل (سفید) [۷]، کرشن (کالا، سیاہ) [۸]، رکت (لال) [۹]، نیلا [۱۰]،

پیلا [۱۱]، ارُن (سرخ) [۱۲]، کٹھن [۱۳]، چکنا [۱۴]، کھر [۱۵]، سُگندھ [۱۶]، اُتی ارُن (نہایت سرخ)

اگنی وہ دروبہ (مادہ) ہے جو رُوپ اور سپرش رکھتا ہے۔ رُوپ تو اس کی طبعی ہے۔ اور سپرش وایو کی آمیزش سے پایا جاتا ہے۔

والیو میں دو گُن ہیں

شبد(1) اور سپرش(2)

سپرش گیارہ طرح کا ہے

گرم(1)، سرد(2)، سکھدائی(3)، دکھدائی(4)، سِنگدھ(5)، وِشَد(6)، کرڑا(7) (داروُن ۔ خوفناک)، کومل(8) (مردو، نرم)، رُوکھا(9)، لگھو(10) (مختصر، جلد، کم) اور گُورُو(11) (بڑا) بھاری پن (گُورُو، سفید ۔ خوشنما)

والیو اڑنے والا، سپرش کی صفت والا دَربیہ (مادہ) ۔ اس میں حرارت اور خشکی تیج اور جل کی آمیزش سے ہوتی ہے

آکاش میں صرف شبد(1) گُن ہے

آکاش (کاش = اظہار) میں رُوپ، رس اور گندھ نہیں ہوتے ۔ صرف شبد ہی اس کی صفت ہے ۔ خلا جس میں سب اشیا کو گنجائش و رہائش ملتی ہے ۔

شبد سات طرح کا ہے

(کھرَج) شڑج(1)، رِشبھ(2) (کھب اِرشب) گاندھار(3) (گندھار)، مدھیم(4) (مدھم)، پنچم(5)، دھیوت(6) اور نِشاد(7) (نکھاد)

پرانیوں کو شبد کا گیان کرانے کا کارن والیو ہے

سرگم کے سُر مختلف پرندوں اور جانوروں کی آوازوں سے لئے گئے ہیں ۔ جن سے ان کا لوک مکھڑا نکھر کر سامنے آتا ہے ۔

(کھرَج) شڑج —— مور کی آواز سے

رِشب —— پپیہے "

گندھار —— بکری "

مدھم —— چکور "

پَنچَم ——— کوئل کی آواز سے

دَھیوَت ——— مینڈک " "

نِشاد ——— ہاتھی " "

شَڈج ——— اگنی سے منسوب

رِشب (رِشبھ) ——— برہما " "

گَندھار ——— سوم " "

مدّھم (مدّھیم) وِشنو " "

پنچم ——— نارد " "

دھیوت
نشاد } تمبورو " "

ہوا کی قسمیں

پنج پران (انفاس)

۱ پران - وہ نفس یا قوت جو سانس لیتے وقت ہوا کو پھیپھڑوں سے باہر نکالتی ہے۔ یہ پران وایو شریر میں رہ کر اگنی کو سارے شریر میں دوڑاتا، ناک اور منہ میں چلتا ہے پران جیووں کے چلنے پھرنے کا کام کرتا ہے۔

—— روح جاذبہ (کھینچنے والی) - اس کا مرکز دل ہے - اَدھیاتم پران کا خاص مکان منہ اور ناک ہے۔

پران (پُرواہ) وایو دھوئیں اور گرمی سے پیدا ہوئے بادلوں کو اڑاتا ہوا آکاش مارگ پر بجلی روپی اگنی ہوکر لاثانی تیج دھارن کرتا ہے - یہی وایو پرانیوں کے جسموں میں رہ کر حرکت کرتا ہے - اسی لیے اسے پران کہتے ہیں۔

پران وایو عالم میں بصورتِ ہوا محیط ہے۔

۲- اَپان - وہ نفس یا قوت جو سانس لینے کے وقت ہوا کو باہر سے اندر کی طرف حرکت دیتی ہے۔ اپان وایو اگنی کو موتر، آشے (دل) اور گدا استھان میں لے جا کر مل موتر کا تیاگ کراتا ہے (غذا کو نیچے معدے میں لے جا کر فضلہ باہر گراتا ہے)

—— اَدھوَ وایو (بایو) - بادِ بائیں - جو مقعدے سے نکلتی ہے = گوز روح دافعہ (نکالنے والی) - اس کا مکان مقعد ہے - (یہ گو ہیہ دیش میں رہتا ہے) اَپان (اواہ) وایو عالم میں بصورتِ حرارت اور جسم انسانی میں بشکل حرارت غریزی موجود ہے، پتہ اس کا مرکز ہے۔

۳- سَمان - وہ نفس یا قوت جس کے ذریعے خون دل سے شروع کرکے تمام جسم کے

اندر دَورہ کرتا ہے۔ سمان والیو اگنی کو پُرشٹھ (پیٹھ، پُشت) دیش میں لے جاتا ہے۔ اور وہ گرہن کی ہُوئی خوراک کو ایک رس کر دیتی ہے۔ یعنی غذا کو تحلیل کر کے جُزوِ بدن بناتی ہے۔

—— رُوحِ ہاضمہ (پچانے والی)۔ اس کا مکان معدہ ہے۔

سمان (سمُنشواہ) وایو بادلوں کو انیک رُوپوں میں اُڑاتا ہے۔ اور آکاش مارگ میں وِمانوں کو چلاتا ہے۔ اس ہوا کے پربھاو سے بادل کبھی تو پانی برساتے ہیں۔ اور کبھی پانی برسانے کے لیے اکٹھے ہو کر ٹھہر جاتے ہیں۔

یہ جزو اور کل میں بصورت خلا ایک حالت پر قائم ہے۔ اور باقی چار وایو کا مبدأ ہے۔

۴۔ اُدان۔ وہ نفس یا قوت جس سے کھانا پینا حلق سے نیچے کی طرف حرکت کرتا ہے۔ اور طاقت اور ہمت پیدا کرتا ہے۔ یہ جیو آتما کی سواری ہے۔ جب جیو آتما اس دیہہ (جسم) کو تیاگتا ہے۔ تو اس پر سوار ہو کر جاتا ہے۔

رُوحِ غازیہ (بنانے والی)

رُوحِ مُولِد — نُطفے کو رحم میں علقہ و جَنین بناتی ہے

روحِ ہالکہ — موت میں من کو اڑا لے جاتی ہے

اُدان (اُدواہ) وایو خوفناک آواز پیدا کرتا ہُوا آتا ہے۔ سمندر سے جل لے کر بادلوں کو دیتا ہے۔

اُدان وایو کے ذریعے سب پُرانی سانس چھوڑتے اور بولتے ہیں۔

اُدان کا مکان وہ سُشُمنا ناڑی (رگ) ہے جو اوپر دماغ کو جاتی ہے۔

سُشُمنا = جسم کی اندرونی تین خاص ناڑوں میں سے ایک۔ ناک کی بائیں جانب اِڈا اور دائیں جانب پنگلا اور برہمہ رَندھر (تالو، نرمۂ سر) کے درمیان میں سُشُمنا کا مقام ہے۔

اُدان وایو عالم میں بصورت زمین اور جسم انسانی میں بصورت ذرّاتِ خاکی موجود ہے۔ اس کا فعل اعضائے بیرونی کو حرکت دیتا ہے۔ جگر اس کا مرکز ہے۔

۵۔ ویان۔ وہ نفس یا قوت جس سے جسم کے اندر تمام حرکات پیدا ہوتی ہیں۔ ویان وایو نس نس، ناڑی ناڑی میں خوراک پہنچاتا ہے۔ بیلوں کی طرح جُت کر اس کو ایک رس بناتا ہے۔ اس کا سبھاؤ سم ہے۔ اس لیے تمام کھائے پدارتھوں (چیزوں) کو ایک

رس کر دیتا ہے۔

—— رُوح ماسکہ (روکنے والی)

نفس مرطوب۔ اس کا مکان رگ و پے

ویان (دی واہ) وایو بڑی تیزی سے درختوں کو اکھاڑتا اور پرے کال کے میگھ اور دھرم کیتو وغیرہ سنسار کے ناش کرنے کے مظہر بہت سے شگون پیدا کرتا ہے۔

ویان وایو عالم میں بصورت مادّہ باردہ اور جسم انسانی میں بصورت برودت موجود ہے۔ اور جسم کو بالیدگی دیتا ہے۔ اس کا مرکز پھیپھڑا ہے۔

یہ کام کاج کے لیے بل دیتا ہے۔

دیپرتھوی اور آکاش میں سات طرح کی ہوا الگ الگ گتی سے چلتی ہے۔ پانچ مذکورۂ بالا۔ ان کے علاوہ پری واہ اور پراواہ

پری واہ وایو آکاش گنگا کے جل کو روکے رہتا ہے۔ اس سے وہ جل پرتھوی پر نہیں گرتا۔

آکاش مارگ ہی میں گھوما کرتا ہے۔ ہزار کرنوں والے سُورج اس ہوا کے پربھاؤ سے ایک کرن کی مانند نظر آتے ہیں۔ یہی وایو گھٹتے ہُوئے چاند کو ہر روز بڑھاتا ہے

پراواہ وایو۔ پرانیوں کا ناش کرتا ہے۔ موت اور یم اس کی پیروی کرتے ہیں۔

یہ وایو دھیان میں لگے ہُوئے مہاتماؤں کے لیے امرت رُوپ ہے۔

۶۔ ناگ۔ وہ نفس یا قوّت جس سے ڈکار آتا ہے

۷۔ کُورم (کُرم)۔ وہ نفس یا قوّت جس سے آنکھوں کی پلکیں کُھلتی اور مُندتی ہیں۔

۸۔ کرکل۔ وہ نفس یا قوّت جس سے بھوک لگتی ہے

۹۔ دیودت (خداداد)۔ وہ نفس یا قوّت جس سے جمائی آتی ہے۔

۱۰۔ دھننجے (آگ، آتش) وہ نفس یا قوّت جو آخیر وقت تک جسم میں رہتی ہے۔ اور جس سے مُردے کا جسم پُھول جاتا ہے۔

جب پران باہر کی ہوا کو اندر بھیجتا ہے۔ تو اسے شواس کہتے ہیں۔

جب اندر کی ہوا کو باہر نکالتا ہے۔ تو اسے پرشواس کہتے ہیں۔

رُوحِ انفسی کو ادھیاتم (آدھیاتمک) پران

رُوحِ الٰہی کو آدھی دیوک پران

رُوحِ آفاقی کو آدھی بھوتک پران کہتے ہیں۔

شرادھ

= وہ رسم جس کے ذریعے بزرگوں کی اُرواح (= پتروں) کو شاستر کے طریق پر پانی اور پنڈ (= آٹے کا وہ گولا جسے مُردوں کے نام پر بناتے ہیں) دیتے ہیں۔ شادی اور غمی دونوں موقعوں پر یہ رسمیں ادا کی جاتی ہیں۔
(جس فعل سے سچائی کو قبول کیا جائے وہ شردھا اور جو شردھا سے کام کیا جائے وہ شرادھ ہے)

۱۔ ایکو دِشٹا شرادھ : مُردے کے مرنے کے گیارہ دن بعد جو بھینٹ دی جاتی ہے۔ جس میں برہمنوں کو بھوجن کرایا جاتا ہے۔ اور اشدھی (ناپاکی) کا وقت ختم ہوتا ہے۔

۲۔ پا ژون شرادھ - ماتا پتا دونوں کی طرف کے پتا، پتامہ، پرپتامہ کو نذر چڑھانا۔ پرب (اُتسو) کے دن کیا جانے والا شرادھ۔

۳۔ پُشتی (= مدد، کمک، تائید) شرادھ - تندرستی اور خوشحالی کے لیے پتروں کی بھینٹ

۴۔ دیوا شرادھ - سب دیوتاؤں کی نذر نیاز

۵۔ کرما نگا شرادھ - کسی بھی سنجیدہ تقریب کے ابتدائی یا ذیلی حصّے کے طور پر جو منایا جائے۔

۶۔ کامیا (= جس کی خواہش ہو - جس سے خواہش پوری ہو) شرادھ۔ مذہبی ترقی یا سئورگ کے لیے جو خاص طور پر کیا جائے۔

۷۔ نیمتّکا (= وہ کام جو کسی خاص، غیر معمولی وجہ سے کیا جائے) شرادھ۔ گھریلو واقعات کے موقعوں پر جو منائیں۔

۸۔ گوشٹھی (= جماعت) شرادھ - وِدوان برہمنوں کی جماعت کے فائدے کے لیے

جو کیا جائے۔

۹۔ نَندی مُکھ (= خوش کرنے والا) شرادھ = جو گھریلو خوشی کے موقعوں پر خوشحالی کی دُعا کے لیے کیا جاتا ہے۔

سَنسکار

= رسوم مذہبی - وہ رسومات جو زندگی کے خاص اوقات میں ادا کی جائیں۔

۱- گربھا دھان - حمل کی پہلی علامت کے موقع پر پوجا - کبھی کبھی عورت کے بالغ ہونے پر

رتو دان، اگر بھا دان وہ فعل ہے۔ جو محض اولاد پیدا کرنے کے لیے اس وقت کیا جاتا ہے جب عورت حیض کی حالت سے نہا دھوکر بالکل پاک ہو جائے

۲- وشنو بل - حمل کے ساتویں مہینے وشنو کے لیے قربانی

۳- جاتا (جات) کرم = (جات کریا، جات کرن) پیدائش کی رسمیں۔ جس میں آنول نال کے کاٹنے سے پہلے بچّے کے منہ میں گھی ڈالنا بھی شامل ہے۔

۴- نام سَنکرم (نام کرن) - پیدائش کے دسویں، گیارھویں اور بارھویں دن بچّے کا نام رکھنا

۵- نشس (بنہ) کرم (نشس کرامن - نِش گرمن) - بچّے کے تین مہینے کے ہونے پر گھر سے باہر لے جانا - یا تیسرے شُکل پکش (اجالا پاکھ) میں چاند دیکھنے کے لیے نومولود کو چوتھے مہینے گھر سے نکالنا۔

۶- اَن پراشن - شیرخوار بچّے کو پہلے پہل کھانا کھلانا - پہلی بار دودھ میں اُبالے ہوئے چاول کھلانا - عموماً چھٹے یا آٹھویں مہینے میں

۷- کرن ویدھ (بیدھ = سوراخ - سوراخ کرنا) کانوں کا چھیدنا

۸- چھوڑا کرم (چوڑا کرن - چوڑا کرم - چوڑا کرن) بچّے کی رسم سُوتراشی - منڈن جو پہلے یا تیسرے سال

میں کی جاتی ہے۔

۹۔ اُپانَیَنُ (اُپَنے)۔ جگیوپوت (پوِیت) زُنّار پہنانا۔ جنیئو پہنا۔ اس سے پہلے تین ورن کے لوگ دِوِج (دوجنما) کہلاتے ہیں۔ یہ گائیتری گا کر منائی جاتی ہے۔

۱۰۔ سماوَرتَن (سماوَرت = واپس آنا)۔ طالب علم کے تعلیم مکمل کرکے گھر آنے کی تقریب

۱۱۔ بواہ (وِواہ)۔ شادی

۱۲۔ سنسکار اردھگمن (= چڑھنا۔ اوپر جانا۔ صُعود) تجہیز و تکفین کی رسمیں۔ کِریا کرم = انتم سنسکار

گائیتری (گایتری) منتر

گائیتری منتر (رگ وید کا مقدس منتر - گائیتری - برہما کی اہلیہ - چاروں ویدوں اور پہلے تین دوِج ورنوں کی ماں)

= اے پرمیشور، سچدانند سروپ، دائماً پاک، علیم، غیر مقید، غیر پیدا شدہ، بے عیب، غیر متبدل، ضابط القلوب، سب کا سہارا، مالک کائنات، سب دنیا کا پیدا کنندہ، قدیم، سب کی پرورش کرنے والا، محیطِ کُل، بحرِ رحمت!

تجھ پیدا کنندہ اور راحت بخشندہ کو اوم، بھُو، بھُوَہ، سوَہ، وریٖنیم اور بھرگو ناموں سے ہم دل میں جگہ دیں - دھیان میں رکھیں۔ اس لیے کہ اے بھگوان! آپ جو پیدا کنندہ اور راحت بخشندہ پرمیشور ہیں۔ ہماری عقلوں کو یہ ہدایت کریں کہ آپ ہی ہمارے معبود، حاصل کرنے کے لائق مطلوب حقیقی ہیں۔ آپ کے سوا کسی دوسرے کو آپ کے برابر اور آپ سے بڑھ کر ہم کبھی تسلیم نہ کریں۔

(سب ویدوں، شاستروں وغیرہ میں پرمیشور کا افضل اور ذاتی نام "اوم" کہا گیا ہے۔ باقی سب نام صفاتی ہیں۔ جو سب کا ہدایت کرنے والا، لطیف سے بھی لطیف، تجلّی بالذات (ظاہر بالذات) اور مراقبہ (یوگ سمادھی) میں قائم شدہ عقل سے جاننے کے لائق ہے۔ اس کو پرم پُرش جاننا چاہیے۔

بھُو - ہونا - ہست - پران - جو تمام عالم کی زندگی کا سہارا اور پران سے بھی عزیز اور قائم بالذات ہے۔ بھُو، پیدا شدہ، دنیا، وجود، ہستی، زلیست، سنسار، وقت۔

بھُوَہ - اپان - جو تمام دُکھوں سے بری اور جس کے ملنے سے جیو سب دُکھوں سے چھوٹ جاتے ہیں۔ بھُوَ - کرۂ باد - آسمان - جنت

سُوَہ - ویان - گوناگوں جگت میں موجود رہ کر سب کو سہارا دے رہا ہے۔

سوِتُوہ - جو تمام دنیا کا پیدا کنندہ اور تمام عظمتوں کا بخشنے والا ہے۔

دیوَسیہ - جو تمام راحتوں کا دینے والا اور جس کے ملنے کی سب آرزو کرتے ہیں۔

وریٖنیم بھرگو - افضل اور قبول کرنے کے لائق - پاک اور پاک کرنے والی ذی شعور ہستی۔

تت - اسی پرماتما کو ہم لوگ "دھی مہی" دل میں جگہ دیں۔ کس غرض کے لیے کہ "یہ" وہ سوتا (سورج)، دیو، پرماتما، "نہ" ہماری دِھیہ (سوچنے کے لائق) عقلوں کو پرچودیات رہبری کرے (پرچودِ: ت - ہدایت کیا گیا)۔ ہمیں بُرے کاموں سے چھڑا کر بھلے کاموں میں لگا دے۔)

مزید تشریح:

اے انسانو! جو سب قادروں پر قادر، سچدانندسروپ اور بے حد، دائما پاک علیم مطلق، ہمیشہ بالطبع آزاد، رحم کا سمندر، سچا منصف، پیدائش اور موت وغیرہ کی تکلیفوں سے بری۔ صورت و شکل نہ رکھنے والا۔ سب کے دل کی باتوں کو جاننے والا۔ سب کا سہارا پتا۔ پیدا کنندہ۔ اناج وغیرہ سے سب کی پرورش کرنے والا، حشمت وجلال والا۔ دنیا کو بنانے والا۔ پاکیزہ وجود۔ اور حاصل کرنے کے لائق ہے۔ ایسے پرماتما کی پاکیزہ اور علیم مطلق ذات کو ہم دل میں جگہ دیں۔ بدیں غرض کہ وہ پرمیشور جو ہماری آتما اور عقل کو ضبط میں رکھنے والا ہے۔ ہم کو بداعمال یعنی ادھرم کی راہ سے ہٹا کر نیک اعمال یعنی راہِ راست پر چلائے۔ اس کو چھوڑ کر ہم لوگ دوسری کسی چیز کا خیال نہ کریں، کیونکہ نہ تو اس کے کوئی برابر ہے۔ اور نہ اس سے زیادہ۔ وہی ہمارا پتا، راجا، حاکم اور تمام راحتوں کا بخشنے والا ہے۔

ا (آنند۔ مصدر نند (بمعنی عروج) کے ماقبل "آ" آنے سے لفظ آنند بنتا ہے۔ جس میں تمام مکت آنند (راحت) پاتے ہیں۔ یا جو سب جیووں کو آنند دیتا ہے۔ وہ آنند ہے، چونکہ وہ بالذات آنند ہے۔ اور اس میں تمام مکت جیو آنند پاتے ہیں۔ یعنی تمام دھرماتما جیووں کو آنند بخشتا ہے۔ اس لیے ایشور کا نام آنند ہے۔

ست۔ مصدر اس (بمعنی ہونا) سے لفظ "ست" بنتا ہے۔ جو تینوں زمانوں میں یکساں رہے۔ اور جس کے ہونے میں قید یا شرط نہیں۔ وہ برہم ست ہے۔ جو ہمیشہ موجود یعنی ماضی، مستقبل، حال، تینوں زمانوں میں زوال پذیر نہ ہو۔ اس پرمیشور کو ست کہتے ہیں۔

چت۔ مصدر چت (بمعنی عقل) سے لفظ چت بنتا ہے۔ جو تمام نیکوکار یوگیوں کو گیان دے رہا ہے۔ اس پوم برہم کو چت کہتے ہیں۔ چونکہ وہ علیم بالذات ہے اور تمام جیووں کو علم دیتا ہے۔ اور سچ جھوٹ جتلانے والا ہے۔

اس لیے اس پرماتما کا نام چت ہے۔

سچدانندسروپ —— ان تینوں لفظوں کے مفہوم صفات سے متصف ہونے کے باعث پرمیشور کو سچدانندسروپ کہتے ہیں۔)

مُنی

(۱)

اشٹنک نے کہا: ہم یہ سُننا چاہتے ہیں، کہ مُنی کتنی طرح کے ہوتے ہیں۔ مُنی (جو شخص دُکھ سکھ کی حالت میں یکساں رہے اور جس میں راگ، بھَے اور کرودھ یہ تینوں گُن نہ ہوں، جوہان پرستی کی حالت میں ہو۔

بیاتی مہاراج: کیچک، بھُوودک ہنس اور پرم ہنس۔ چار طرح کے مُنی ہوتے ہیں۔ گاؤں کو پاس رکھ کر جو بَن میں رہتے ہیں۔ وہ کیچک مُنی ہیں۔ اور جو بن کو پاس رکھ کر گاؤں میں رہتے ہیں بھُودک ہیں۔

اشٹک بولا: بَن میں رہنے سے گاؤں کی چیز اور گاؤں میں رہنے سے بَن کی چیز کیونکر پاس آسکتی ہے؟

بیاتی: مُنی کے بَن میں رہنے سے ان کو گاؤں کی چیزیں اکھٹی کرنی نہیں پڑتیں۔ ان کے یوگ بل سے خود بخود سب چیزیں مہیا ہو جاتی ہیں۔ جو مُنی گاؤں میں رہ کر بھی اگنی ہوتر نہیں کرتا۔ جس کے رہنے کی کوئی مقررہ جگہ نہیں ہے جو اگوتر چاری اور کوپین (لنگوٹ، لنگوٹی) بھر کا کپڑا اپنے پاس رکھتا ہے۔ اور جان بچی رہے۔ صرف اس لئے تھوڑے سے بھوجن (قوتِ لایموت) کی خواہش کرتا ہے۔ وہ گاؤں میں رہتا ہُوا بھی بَن میں رہتا ہے۔

جو مُنی سب خواہشوں اور ان کے وشیوں کو چھوڑ کر کرم تیاگ کر دیتا ہے۔ اور جتیندریہ ہوکر مَون بُرت دھارن کرتا ہے۔ وہ ہنس ہے۔ وہ سِدھی کو پراپت کر لیتا ہے۔ شُدھ آہار کرنے والے، ہنسا کے سادھنوں کو ترک کیے ہوئے اہنسا بَرت دھاری اپنے شُدھ چیت، اتم آدمی گنوں والے بندھن رہت، نرلپت، شُدھ نشکام کرم کرنے والے مُنی سب کے پوجنیہ ہیں۔ تپ سے شریر کو سکھا کر مانس، ہڈی، خون وغیرہ دھاتوں کو گھٹا کر (یہ کمزور کر کے) سکھ دُکھ وغیرہ بھاؤوں سے بچا ہُوا پرم ہنس اس لوک کو جیت کر پرلوک کو بھی جیت لیتا ہے۔ یعنی اس چولے کے چھوڑنے پر برہم میں لین ہو جاتا ہے۔

جب پرم ہنس اَوستھا میں پہنچا ہُوا مُنی پشُوؤں کی طرح سُکھ ہی سے آہار

کرتا ہے۔ ہاتھ پاؤں نہیں چلاتا۔ اور زبان کے سواد کو نہ جان کر جسم قایم رکھنے کے
لیے جو مل گیا۔ وہی کھا لیتا ہے۔ تب اس کے آگے دولوں نوکروں میں شانتی ہاتھ
جوڑے کھڑی رہتی ہے۔ وہ برہم میں الین ہو جاتا ہے۔

(۲)

۱۔ جو شخص اپنی تمام تر ذہنی آلودگیوں کو ختم کر دیتا ہے اور انہیں پھر سے پیدا نہیں
ہونے دیتا اور انہیں یکسر فراموش کر دیتا ہے۔ اسی گوشہ نشین شخص کو منی کہتے
ہیں۔

۲۔ جو شخص موجودات اور ان کے اسباب وعلل کو سمجھ لیتا ہے اور پھر ان سے کسی
طرح کا تعلق نہیں رکھتا۔ وہی حقیقی منی ہے۔

۳۔ جو دنیا کی تمام راحتوں سے واقف ہے اور کسی ایک کی خواہش نہیں رکھتا، وہ
بے نیاز منی اس پار چلا جاتا ہے۔

۴۔ جو سب کچھ جانتا ہے۔ سب کچھ جیت چکا ہے۔ دنیا کی کوئی چیز جسے اپنی طرف
راغب نہیں کر سکتی اسے دانا لوگ منی کہتے ہیں۔

۵۔ علم، جس کی طاقت ہے۔ جو خوش اخلاق ہے۔ جو تنہائی پسند ہے، محتاط ہے۔
تعریف یا مذمت کا جس پر کچھ اثر نہیں ہوتا۔ جو شیر کی طرح الفاظ سے نہیں
ڈرتا۔ ہوا کی طرح صاف وشفاف ہے۔ جو دوسروں کا رہبر ہے۔ لیکن جس کا
کوئی رہبر نہیں۔ اسی کو دانا لوگ منی کہتے ہیں۔

۶۔ لوگ اس کے بارے میں چاہے جو کہیں، وہ گھاٹ پر استادہ ستون کی طرح
اٹل رہتا ہے۔ جو تارک الدنیا ہے اسے منی کہتے ہیں۔

۷۔ جو ڈھرکی   کی طرح (تانوں بالوں میں سے) سیدھا جاتا ہے،
اعمالِ بد کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے، اچھے اور برے کی پرکھ رکھتا ہے
اسے دانا لوگ منی کہتے ہیں۔

۸۔ کم عمر ہو یا ادھیڑ عمر، جو زاہد گناہ نہیں کرتا، جو زاہد طیش میں نہیں آتا اور کسی
دوسرے کو طیش نہیں دلاتا اسے دانا لوگ منی کہتے ہیں۔

۹۔ جو دوسروں کی دی ہوئی خیرات پر گزر بسر کرتا ہے، جو خیرات کے طور پر ملی ہوئی
غذا میں کسی طرح کا نقص نہیں نکالتا، تعریف کرتا ہے نہ مذمت اسے

سمجھ دار لوگ مُنی کہتے ہیں۔

۱۰۔ جو عورتوں کی صحبت سے نفرت کرتا ہے، نوجوان ہوتے ہوئے بھی پاک دامن رہتا ہے، شہوانیات سے نفرت کرتا ہے اُسے دانا لوگ مُنی کہتے ہیں۔

۱۱۔ جس نے اس دنیا کو ہر پہلو سے دیکھ بھال کر راہِ نجات ڈھونڈلی ہے، جس نے تمام دنیوی بندھن توڑ ڈالے ہیں اور کسی کا آسرا نہیں چاہتا اُسے دانا لوگ مُنی کہتے ہیں۔

۱۲۔ گھر میں عورت پالنے والے گرہستی اور تارک الدنیا مُنی کے رہن سہن اور مزاج میں بہت فرق ہوتا ہے۔ کیونکہ گرہستی کسی جاندار کی جان جانے کے سلسلہ میں زیادہ فکر نہیں کرتا جبکہ منی ہمیشہ جان داروں کی حفاظت کرتا ہے۔

اشومیدھ یگیہ

—— وہ یگیہ جس میں گھوڑے کے ماتھے پر فتح کا نشان باندھ کر اسے پوری دنیا میں گھومنے کے لیے چھوڑ دیا جاتا ہے۔ گھوڑے کے ساتھ کچھ بہادر سپاہی بھی ہوتے تھے۔ جب کسی علاقے کے راجہ کو اشومیدھ یگیہ کرنے والے کا تسلّط منظور نہ ہوتا۔ تو وہ اس گھوڑے کو باندھ لیتا تھا۔ اور گھوڑے کے ساتھ ساتھ چلنے والے سپاہیوں سے جنگ کرتا۔ وہ سپاہی اس راجا کو شکست دے کر اور گھوڑے کو چھڑا کر آگے بڑھتے۔ اس طرح جب وہ گھوڑا پوری دُنیا کا چکّر کاٹ کر لوٹتا تو اُسے مار کر اس کی چربی سے ہون کیا جاتا تھا۔

واد

واد (گفتگو) : اس کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ وِتُنڈا واد۔ وہ ہے جس میں کوئی فیصلہ ہی نہ ہو سکے۔ وِتُنڈا (مباحثہ جھگڑا، نکمّا کام بیکار)

۲۔ جَلُپ واد وہ ہے جس میں بولنے والا اپنی ہی ہانکتا چلا جائے۔ دوسرے کی نہ سُنے۔ (جَلُپ۔ گپ۔ بکواس)

۳۔ واد۔ (تکرار۔ بات۔ بحث)

وہ ہے جو کسی بات کے بڑنے (فیصلہ۔ تیقّن) کے لیے کیا جاتا ہے۔

اسی لیے سب سے سرشیٹھ ہے۔

مُکتی

مُکتی - رہائی از مرگ و تولد۔ رستگاری - نجاتِ اُخروی - مُکت - نجات پایا ہُوا۔

مُکت چار قسم کے ہیں۔

۱۔ سالوک —— (بھگوت) پرماتما کے لوک میں رہنا۔ نام اس مُکتی کا جو بھگوت کے دھام میں ہے

۲۔ سارُوپ —— مطابق رُوپ پرماتما کے رُوپ دھارن کرنا۔ معتقد کا اس بھگوت کی شکل اختیار کرنا۔ جس کی وہ پرستش کرتا ہے۔

۳۔ سامیپ —— پرماتما کے قرب میں رہنا۔ اپنے معبودِ مطبوع کے قریب رہنا

۴۔ سایُوج —— پرماتما میں مل جانا۔ (سایُج) اپنے معبود میں مل جانا

سولہ سنگھار

(شرنگار، شرنگار، سنگار)

۱۔ مانگ میں سیندور
۲۔ بالوں میں موتی
۳۔ ماتھے پر بندی (تلک)
۴۔ دانتوں میں مسی
۵۔ ہونٹوں پر دنداسہ
۶۔ گال میں سیاہ تل
۷۔ آنکھوں میں کاجل
۸۔ سینے پر انگیا
۹۔ کانوں میں کرن پھول
۱۰۔ گلے میں مالا
۱۱۔ پوروں میں چھلے
۱۲۔ جوڑے میں گجرا
۱۳۔ پاؤں میں جھانجھن
۱۴۔ تلووں اور ہتھیلیوں پر مہندی (مہاور، = لاکھی رنگ)
۱۵۔ کلائیوں میں چوڑیاں
۱۶۔ کمر میں گاتی